REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۳ | ۲۶ رصلح ۱۳۲۸ھش | ۲۵ ربیع الاول ۱۳۶۸ھ | ۲۶ جنوری ۱۹۴۹ء | نمبر ۲۰

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۵ ماہ صلح - حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت تاحال پاؤں میں درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کیلئے التزاماً دعا جاری رکھیں

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

مجاہدین کیلئے درخواست دعا

ہمارے مکرم مجاہد مولوی نذیر احمد صاحب مبشر ۲۶ اور ۲۷ جنوری کی درمیانی شب کو کراچی سے ہوائی جہاز میں سوار ہو کر گولڈ کوسٹ کیلئے روانہ ہوں گے۔ احباب کرام انکی خیریت سے وہاں پہنچنے کیلئے دعا فرماتے رہیں (۲) ایک اور دوست ایک اور علاقہ کیلئے بھی روانہ ہو چکے ہیں۔ دوست اُن کے متعلق بھی دعا فرماتے رہیں۔

(وکیل التبشیر)

دفعہ ۹۲-الف کا نفاذ مغربی پنجاب کی توہین ہے۔ افسوس اس توہین کا ہمارے لیڈروں نے خود خیر مقدم کیا

عوام کو پارٹی بازی سے بلند ہو کر نمائندے بھیجنے کی تلقین

حضرت امام جماعت احمدیہ کا بیان

لاہور ۲۵ رنومبر۔ مغربی پنجاب کے نظم ونسق کے سلسلہ میں ابتری۔ اقربا نوازی اور بدترین قسم کی پارٹی بازی کے پیش نظر مصالحت کے لئے ہر ممکن کوشش کو ناکام پانے کے بعد پاکستان کے گورنر جنرل والا حضرت الحاج خواجہ ناظم الدین صاحب نے جو قدم اٹھایا ہے۔ اس کے متعلق میرے استفسار پر حضرت امیر المومنین مرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ نے فرمایا:۔

حالات اس قدر ابتر ہو چکے تھے اور مصالحت پسند افراد کی کوششیں اس قدر بری طرح ناکام ہوئیں کہ اب مرکز کے پاس عوام کی بہتری کے لئے اس اقدام کے سوا کوئی اور چارہ کار نہ تھا۔ حضور نے فرمایا میں نے خود دونوں فریقوں کے لیڈروں اور حامی ممبروں کو مصالحت کے لئے ہموار کرنے کی کوشش کی۔ لیکن افسوس ہر فریق نے یہی سمجھا گویا میں دوسرے کے ساتھ ملا ہوا ہوں۔ اور اس طرح بدظنیوں کو بڑھاتے ہوئے صوبے کے لئے اس ذلت کا خیر مقدم کیا جو ہرگز پنجاب کے لائق نہ تھی۔

حضور نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا اب اس عقدے کا صرف ایک ہی حل ہے۔ وہ یہ کہ عوام اس تلخ ماضی سے فائدہ اٹھائیں۔ اور آئندہ انتخابات میں پارٹی بازی سے بلند ہو کر اپنے نمائندے اسمبلی کے لئے بھیجیں۔ جن کے مدنظر ذاتی اغراض سے زیادہ قوم کی بھلائی رہے۔

بیان کے آخر میں حضور نے فرمایا مغربی پنجاب میں دفعہ ۹۲ الف کا نفاذ صوبے کی بڑی توہین ہے۔ لیکن افسوس ہمارے صوبے کے سیاسی لیڈروں نے مرکز کے لئے کوئی اور چارۂ کار رہنے ہی نہ دیا تھا۔ حضور نے فرمایا مجھے ان حالات سے اس وجہ سے اور بھی تکلیف ہوئی ہے کہ دونوں فریقوں میں سے بعض سے میرے عمدہ تعلقات تھے۔ مگر بہرحال قوم کی بہتری افراد کی خیرخواہی پر مقدم ہونی چاہیئے:۔ (نامہ نگار خصوصی)

اسمبلی اور وزارت کے خاتمہ کا باضابطہ اعلان

لاہور ۲۵ رجنوری۔ آج تیسرے پہر گورنمنٹ ہاؤس سے دو اعلان جاری کئے گئے ہیں پہلے اعلان میں بتایا گیا ہے کہ خان افتخار حسین خان آف ممدوٹ نے اپنی وزارت کا استعفےٰ گورنر مغربی پنجاب کے سامنے پیش کر دیا ہے۔ اور گورنر نے اسے منظور کر لیا ہے۔

دوسرے اعلان میں بتایا گیا ہے کہ گورنر مغربی پنجاب نے ۱۹۳۵ء کے انڈیا ایکٹ کے سیکشن ۶۲ کے ماتحت آج سے مغربی پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کو توڑ دیا ہے۔

سلامتی کونسل میں روس کا پلڑا بھاری ہو جائیگا

لیک سیکسس ۲۵ رجنوری۔ چین کی تازہ صورت حالات پر سلامتی کونسل کے ارکان میں بہت تشویش پائی جاتی ہے کیونکہ چین سلامتی کونسل کے پانچ مستقل ممبروں میں سے ایک ہے۔ اور وہ ویٹو کا حق استعمال کرنے کا بھی مجاز ہے۔ اگر چین مکمل طور پر روسی اقتدار کے نیچے آگیا۔ تو اس کے نتیجہ میں سلامتی کونسل میں روس کا پلڑا بھاری ہو جائے گا۔

خاندان نبوت میں ولادت باسعادت

احباب جماعت کیلئے یہ خبر باعث مسرت ہوگی کہ صاحبزادہ مرزا حفیظ احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۲۲ رجنوری ۱۹۴۹ء بروز ہفتہ سیالکوٹ میں لڑکا پیدا ہوا۔ اس خوشی کی تقریب میں دفاتر صدر انجمن احمدیہ ایک روز کے لئے بند رہے۔ ہم نومولود مسعود کی پیدائش پر حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حضرت ام المومنین مدظلہا العالی اور خاندان نبوت کے دیگر افراد [illegible] کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ (ادارہ)

میجر جنرل عبدالرحمان کی سرگرمیاں

جالندھر ۲۵ رجنوری۔ میجر جنرل عبدالرحمان ڈپٹی ہائی کمشنر پاکستان آج فیروزپور سے جالندھر پہنچ گئے فیروزپور میں آپ نے ایک کانفرنس میں شرکت کی۔ جس میں اغوا شدہ عورتوں کو تیزی سے برآمد کرنے پر غور کیا گیا۔ آج آپ نے ہندوستان کے نئے کمانڈر انچیف جنرل کریاپا سے ملاقات کی۔

زمین کے کاغذات کے تبادلہ کا مسئلہ

لاہور ۲۵ رجنوری۔ آج مغربی پنجاب کے فنانشل کمشنر نے مشرقی پنجاب کے ڈائرکٹر جنرل سے واہگہ کی سرحد پر ملاقات کی جس میں پناہ گزینوں کی زمین کے کاغذات کے تبادلہ کو جلد سے جلد عملی جامہ پہنانے کے سوال پر غور کیا گیا۔

معلوم ہوا ہے کہ اس وقت تک ۱۵ ہزار جمعبندیاں مشرقی پنجاب سے آچکی ہیں۔

کمیونسٹ فوج نانکنگ سے صرف چھ میل کے فاصلہ پر

نانکنگ ۲۵ رجنوری۔ کمیونسٹوں کی فوج دارالحکومت نانکنگ سے صرف چھ میل دور رہ گئی ہے۔ وہ بغیر مزاحمت کے آگے بڑھ رہی ہے غالباً آئندہ چند گھنٹوں کے اندر یہ فوج نانکنگ کے ایک بڑے ریلوے سٹیشن پر قابض ہو جائیگی نانکنگ میں مقیم ڈیڑھ لاکھ سرکاری فوج کو پیچھے ہٹنے کا حکم دیدیا گیا ہے۔ سرکاری حکومت کا نمائندہ کمیونسٹوں سے صلح کی بات چیت کرنے کے لئے شنگھائی پہنچ گیا ہے امید ہے کہ بات چیت شروع ہوتے ہی لڑائی بند کرنے کا اعلان کر دیا جائے گا۔

بعد کی اطلاع مظہر ہے کہ چین کی مجلس قانون ساز نے ہفتے کے اندر نانکنگ خالی کر دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

مسٹر لیاقت علی خاں راولپنڈی پہنچ گئے

راولپنڈی ۲۵ رجنوری آج شام مسٹر لیاقت علی خاں وزیر اعظم پاکستان اپنی اہلیہ محترمہ کے ہمراہ بذریعہ طیارہ لاہور سے راولپنڈی تشریف لائے۔ چک لالہ کے ہوائی اڈے پر پاکستان کے کمانڈر انچیف چیف آف سٹاف اور دیگر فوجی اور سول افسروں نے آپ کا خیر مقدم کیا۔

مزید روسی گندم کراچی آگئی

کراچی ۲۵ رجنوری۔ روس سے ساڑھے چھ ہزار ٹن گندم کراچی پہنچ گئی ہے آئندہ جلد ہی ساڑھے ہزار چار سو ٹن چاول بھی روس سے یہاں جائینگے۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ سے شائع کیا

مجلس مشاورت منعقدہ ۲۶-۲۷ مارچ سنہ ۱۹۴۸ء

میں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا ایک ضروری ارشاد

قابلِ توجہ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان و احباب جماعت ہائے احمدیہ

مجلس مشاورت منعقدہ ۲۶-۲۷ مارچ ۱۹۴۸ء میں نظارت علیا کی طرف سے مندرجہ ذیل تجویز بغرض فیصلہ پیش ہوئی تھی۔

"امراء کے فرائض و اختیارات صدر انجمن احمدیہ کے قواعد و ضوابط نمبری ۸۲۱ و ۸۲۱ الف میں مجملاً موجود ہیں۔ لیکن یہ قواعد کافی پرانے ہیں۔ اور ان میں مناسب اصلاح و تفصیل کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے ایک کمیٹی مقرر فرمائی جائے۔ جو موجودہ قواعد و ضوابط میں مناسب اصلاح اور تفاصیل مرتب کر کے پیش کرے۔ یہ کمیٹی کم سے کم ایک پراونشل امیر۔ ایک امیر ضلع ایک امیر مقامی ایک پریذیڈنٹ اور ایک ناظر مرکزی پر مشتمل ہونی چاہیئے۔ کمیٹی اس امر پر بھی غور کر کے رپورٹ کرے۔ کہ امراء مقامی امراء ضلع اور صوبائی امراء کے فرائض و اختیارات کیا ہونے چاہئیں۔ اور ان کا باہمی تعلق کیا ہوگا۔"

اس تجویز کے پیش ہونے پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا۔ کہ

"بجائے اس کے کہ اس رپورٹ پر اس وقت غور کیا جائے میرے نزدیک مناسب یہ ہے کہ اس رپورٹ کو چھپوا کر سب جماعتوں میں تقسیم کر دیا جائے۔ اور انہیں لکھ دیا جائے کہ اس رپورٹ پر غور کرنے کے بعد وہ اپنی رائے سے نظارت علیا کو اطلاع دیں.... اور انفرادی طور پر بھی لوگوں کو دعوت دی جائے۔ کہ اگر وہ اس بارہ میں اپنے خیالات کا اظہار کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں۔ اس طرح جو تجاویز مختلف جماعتوں اور افراد کی طرف سے جمع ہوں۔ ان کو اگلے سال نظارت علیا کی طرف سے مجلس مشاورت میں پیش کیا جائے۔ تاکہ مزید غور کرنے کے بعد اس بارہ میں کوئی آخری فیصلہ کیا جا سکے۔"

حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں یہ تجویز شائع کی جاتی ہے۔ اور پاکستان کی احمدیہ جماعتوں کے امراء و پریذیڈنٹ صاحبان سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اس بارہ میں اپنی اپنی تجاویز ۱۵ فروری تک نظارت علیا میں بھجوا دیں۔ اسی طرح احمدی احباب بھی انفرادی طور پر اسی عرصہ کے اندر اندر اپنی تجاویز بھجوا سکتے ہیں۔ ۱۵ فروری کے بعد موصول ہونے والی تجاویز غالباً کسی مشورہ میں نہ آ سکیں گی۔ نظارت علیا کی مندرجہ بالا رپورٹ میں جن قواعد کا حوالہ دیا گیا ہے۔ احباب کی سہولت کے لئے ان کو بھی درج ذیل کیا جاتا ہے۔

(۸۲۱) مقامی امیر اور پریذیڈنٹ کے اختیارات میں ایک یہ امتیاز ہوگا کہ مقامی امیر مقامی انجمن کے فیصلہ جات کا ہر حال میں پابند نہیں ہوگا۔ یعنی استثنائی حالات میں سلسلہ کے مفاد کے ماتحت اسے اپنی وجوہات تحریر میں لا کر مقامی انجمن کے فیصلہ کو رد کرنے کا اختیار ہوگا۔ لیکن پریذیڈنٹ بہرحال مقامی انجمن کے فیصلہ جات کا پابند ہوگا۔ مگر امیر و پریذیڈنٹ ہر دو مرکزی افسران کی ہدایات کے پابند ہوں گے

(۸۲۱ الف) (۱) مقامی امیر کا رتبہ نہ تو محض پریذیڈنٹ انجمن کا رتبہ ہے۔ اور نہ ہی اسے اپنے دائرہ کے اندر خلافت کے حقوق حاصل ہیں۔ اپنے مقام کے لحاظ سے مقامی امیر بے شک ایک گونہ خلافت کے فرائض اپنے اندر رکھتا ہے۔ یعنی اس کا یہ فرض ہوگا کہ وہ اپنے حلقہ کے احمدی افراد کی روحانی اخلاقی۔ تبلیغی۔ علمی۔ مالی۔ اقتصادی۔ تمدنی اور جسمانی وغیرہ لحاظ سے پوری پوری نگرانی کرے اور جماعت کے قیام و استحکام اور ترقی و بہبودی کی تجاویز سوچ کر ان پر عمل پیرا ہو۔

(۲) مقامی امیر کے لئے ضروری ہوگا کہ تمام اہم امور میں جماعت کے اہم افراد کا مشورہ حاصل کیا کرے۔ اور اسے عموماً کثرت رائے کا احترام کرنا چاہیئے۔ اور چھوٹے چھوٹے اختلافات کی بناء پر کثرت رائے کے خلاف قدم نہیں اٹھانا چاہیئے۔

(۳) مقامی امیر کو چاہیئے کہ مشوروں وغیرہ کے وقت کارروائی کو ایسے رنگ میں چلائے۔ کہ فیصلہ جات حتی الوسع اتفاق رائے سے قرار پائیں۔

(۴) لیکن چونکہ مقامی امیر مقامی جماعت کا آخری ذمہ دار ہوگا۔ اس لئے اسے یہ حق حاصل ہوگا کہ اختلاف رائے کی صورت میں جس وقت کسی بات کو سلسلہ کے مفاد کے مضر یا مخل امن و انتظام سمجھے۔ تو اپنے اختیار سے کثرت رائے کو رد کر دے۔

(۵) لیکن ایسی صورت میں مقامی امیر کا یہ فرض ہوگا۔ کہ وہ ایک باقاعدہ رجسٹر میں جو سلسلہ کی ملکیت تصور ہوگا اپنے اختلاف کی وجوہ ضبط تحریر میں لائے۔ یا اگر ان وجوہ کا رجسٹر میں لکھنا سلسلہ کے مفاد کے خلاف سمجھے تو کم از کم یہ نوٹ کرے۔ کہ میں ایسی وجوہ کی بناء پر جن کا اس جگہ ذکر کرنا سلسلہ کے مفاد کے خلاف ہے کثرت رائے کے خلاف فیصلہ کرتا ہوں

(۶) لیکن اس مؤخر الذکر صورت میں مقامی امیر کا یہ فرض ہوگا۔ کہ وہ اپنے اختلاف کی وجوہ تحریر کر کے بصیغہ راز مرکز میں ارسال کرے۔

(۷) مقامی جماعت کے افراد اگر مقامی امیر کے کسی فیصلہ یا حکم یا کارروائی وغیرہ کے خلاف کوئی شکایت رکھتے ہوں۔ تو انہیں حق حاصل ہوگا کہ مرکز میں اپنی اپیل پیش کریں۔ اور مرکز کا فیصلہ مقامی امیر اور مقامی ممبران جماعت کے لئے واجب القبول ہوگا۔

(۸) مقامی امیر کا تقرر میعادی ہوا کرے گا۔ اور میعاد گزر جانے کے بعد نیا تقرر ہوگا جس میں وہی پہلا امیر پھر دوبارہ بھی مقرر کیا جا سکے گا۔

(۹) دوران میعاد میں بھی امیر مقامی کسی خاص مصلحت کی بناء پر اپنے عہدہ سے علیحدہ کیا جا سکے گا لیکن مقامی جماعت یا افراد کو اپنے مشوروں وغیرہ میں اس کی علیحدگی کے سوال کو اٹھانے کی اجازت نہ ہوگی

(۱۰) مقامی امیر کو ایسے حالات میں جبکہ اسے غیر متوقع طور پر اچانک کہیں اپنے مقام سے باہر جانا پڑے۔ اور مرکز سے پیشگی اجازت حاصل نہ کر سکے۔ لیکن وہ اپنی مقامی جماعت کے ساتھ مشورہ کر سکتا ہو تو اسے بمشورہ مقامی جماعت اپنی غیر حاضری کے ایام کے لئے اپنا قائمقام مقرر کرنے کی اجازت ہوگی۔ بشرطیکہ یہ غیر حاضری پندرہ دن سے زائد نہ ہو۔

(۱۱) لیکن اگر اسے ایسے خاص حالات کے ماتحت فوراً اپنے مقام کو چھوڑنا ہو۔ کہ وہ جماعت سے بھی قائمقام امیر کے متعلق مشورہ نہ کر سکتا ہو۔ تو جائز ہوگا۔ کہ وہ اپنے سیکرٹریوں کے مشورہ سے ہی پندرہ دن کے لئے اپنا قائمقام مقرر کر دے۔

(۱۲) ہر دو صورتوں میں امیر کا فرض ہوگا کہ عارضی تقرری کی اطلاع فوراً مرکز میں ارسال کرے

(۱۳) مقامی امراء ناظران سلسلہ کے اپنے اپنے حلقہ کار میں ان کی ہدایات کے ماتحت ہونگے البتہ امیر کو ناظروں کے فیصلہ کے خلاف اپیل کرنے کا حق ہوگا

(۱۴) جو امور انتظام جماعت یا فرائض امارت کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ ان میں مقامی جماعت کے افراد کو مقامی امیر کی اطاعت کرنی ضروری ہوگی

(۱۵) امراء چونکہ مقامی جماعتوں میں آخری ذمہ دار کارکن ہوں گے۔ اس لئے ان کو اپنے حلقہ میں ایک نیک نمونہ بننے کی کوشش کرنی ضروری ہوگی اور اپنے رویہ کو ایسے ہمدردانہ اور مشفقانہ اور منصفانہ رکھنا ہوگا۔ کہ ان کی حکومت لوگوں کے دلوں میں خود بخود محبت و احترام کے رنگ میں قائم ہو جائے اور اختلافات کی صورت میں وہ کسی پارٹی کے جانبدار نہ سمجھے جائیں۔

(۱۶) اگر کسی امیر صوبائی یا امیر ضلع یا مقامی امیر کو اپنے ماتحت امداد کے لئے نائب امیر کی ضرورت ہو۔ تو پہلے وہ اپنی ضرورت کو واضح کر کے نیابت کے قیام کے لئے خلیفہ وقت سے منظوری حاصل کریں۔ اور یہ منظوری حاصل ہونے کے بعد پھر وہ امیر خود نائب امیر کے لئے مناسب آدمی کا انتخاب کر کے منظوری لیں۔ جماعتی انتخاب کی ضرورت نہیں۔

(۱۷) ایسے عہدہ دار جن کی منظوری مرکز سے وابستہ ہے۔ ان کا ہٹانا بھی مرکز یا کثرت رائے کی سفارش پر مرکز سے وابستہ ہوگا۔ امیر ان کے ہٹانے کے لئے رپورٹ کر سکتا ہے مگر ہٹا نہیں سکتا۔

(ناظر اعلیٰ)

حافظ عبدالرحمن صاحب انسپکٹر بیت المال متوجہ ہوں

حافظ عبدالرحمن صاحب کو مورخہ ۱۴ نومبر ۴۸ء کو حلقہ سندھ و بلوچستان میں دورہ کے لئے بھجوایا گیا تھا۔ لیکن تاحال ان کی طرف سے کارگذاری کی کوئی رپورٹ موصول نہیں ہوئی۔ لہذا بذریعہ اعلان ہذا حافظ صاحب کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ فوراً حاضر دفتر ہو کر رپورٹ کریں۔ اگر کسی دوست کو ان کا علم ہو تو ان تک یہ پیغام پہنچا دیں۔

(نظارت بیت المال)

سید محمد رضا کہاں ہیں؟

سید محمد باقر صاحب کاتب جو سید مہدی حسین صاحب مرحوم آف قادیان کے پسر ہیں۔ جہاں بھی ہوں اپنے موجودہ پتہ سے آگاہ فرما دیں۔ ان سے ایک ضروری کام ہے اگر کسی اور دوست کو ان کا علم ہو تو وہ بھی اطلاع دے کر ممنون فرما دیں۔

(خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور)

روزنامہ الفضل لاہور ۲۶ جنوری ۱۹۴۹ء

خطبہ جمعہ

دین کی خدمت کرنیوالا اور خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنا روپیہ خرچ کرنیوالا کبھی گھاٹے میں نہیں رہتا

تبلیغ کی وسعت کے پیش نظر لاہور میں ایک نئی مسجد کی تعمیر نہایت ضروری ہے

اشاعت لٹریچر کیلئے لائبریریوں کے قیام کی اہمیت

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۴۸ء بمقام مسجد احمدیہ لاہور

مرتبہ: مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

میں آیا تو اس ارادہ کے ساتھ تھا کہ اس مضمون کو بیان کروں۔ جسے میں نے ایک گزشتہ جمعہ میں شروع کیا تھا۔ اور جس کے لئے میں نے قرآن کریم کی بعض آیات سے بھی استدلال کیا تھا۔ لیکن یہاں آنے کے بعد میری رائے بدل گئی اور میں نے سمجھا کہ میں سردست

جماعت احمدیہ لاہور

کو پھر اس امر کی طرف توجہ دلا دوں۔ جس کی طرف میں ایک دفعہ پہلے بھی توجہ دلا چکا ہوں۔ کہ جماعت کو ایک دوسری مسجد بنانے کی طرف فوراً توجہ کرنی چاہیئے۔

پچھلے جمعہ میں تو بوجہ بیماری کے میں نہیں آسکا۔ اس لئے میں نہیں کہہ سکتا کہ اس جمعہ میں کتنے لوگ آئے ہوئے تھے۔ لیکن اس جمعہ میں مجھے نظر آتا ہے کہ جتنا آدمی وہاں (رتن باغ میں) ہوا کرتا تھا۔ اتنا آدمی یہاں نہیں۔ اس وقت سب لوگ صفوں ہی میں بیٹھے ہوئے ہیں سمٹ کر قریب قریب بیٹھے ہوئے نہیں۔ جب میں منبر پر بیٹھا ہوا تھا تو میرا خیال تھا کہ لوگ سمٹ کر قریب قریب بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور نماز کے وقت ادھر ادھر پھیل جائیں گے۔ لیکن کھڑے ہونے پر معلوم ہوا کہ یہ خیال درست نہیں تھا۔ پھر جہاں تک اس مقام کے عرض کا سوال ہے۔ اس کا عرض بھی اتنا نہیں جتنا رتن باغ کے میدان کا اور جہاں تک طول کا سوال ہے۔ وہ قطعی طور پر اس سے کوئی نسبت ہی نہیں رکھتا۔ یہ جو صف ہے وہاں کی صف کا چوتھا یا پانچواں بلکہ چھٹا حصہ ہے۔ یہی چیز ہمیں توجہ دلاتی ہے۔ کہ درحقیقت جماعت کی طرف سے مسجد کے بنانے میں بہت دیر ہو گئی ہے۔

انسانی فطرت

ہی کچھ ایسی ہے کہ وہ ہمیشہ قیاس کیا کرتا ہے اور خیال کر لیتا ہے کہ ان حالات میں وہاں یہ یہ کچھ ہوگا۔ میں سمجھتا ہوں کہ کئی آدمی ایسے ہوں گے جنہوں نے یہ خیال کر لیا ہوگا۔ کہ چونکہ مسجد میں جگہ تھوڑی ہے۔ اس لئے اگر ہم گئے بھی تو وہاں ہمیں جگہ نہیں ملے گی حالانکہ بسا اوقات ایسا خیال غلط ہوتا ہے۔ مثلاً اگر سو آدمی کی گنجائش ہے۔ اور ایک سو دس آدمی تمنے والے ہیں۔ تو پچاس ساٹھ اپنی اپنی جگہ یہ خیال کریں گے کہ وہاں جگہ نہیں ہوگی۔ اور اس طرح وہ پچاس ساٹھ بھی نہیں آئیں گے۔ اور جگہ خالی رہے گی۔ مگر وہ جگہ صرف اسی لئے خالی رہے گی۔ کہ کچھ لوگوں نے خیال کر لیا ہوگا۔ کہ وہاں جگہ نہیں۔

مجھے یاد ہے میرے بچپن کے زمانہ میں ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بیمار ہو گئے۔ اور آپ جمعہ کی نماز کے لئے تشریف نہ لے گئے۔ میری عمر اس وقت ۱۳-۱۴ سال کی تھی۔ میں

جمعہ کی نماز

پڑھنے کے لئے گھر سے روانہ ہوا۔ ابھی میں جا ہی رہا تھا۔ کہ راستہ میں مجھے کوئی شخص آتا ہوا ملا۔ اور میں نے اس سے پوچھا کہ کیا خطبہ شروع ہو گیا ہے۔ اس نے کہا وہاں تو جگہ ہی نہیں ساری مسجد بھری ہوئی ہے۔ اس لئے میں واپس آگیا ہوں۔ اس کی یہ بات سنکر میں بھی واپس آگیا۔

بچپن کی عمر

تھی۔ میں نے سمجھا کہ یہ جو کچھ کہتا ہے ٹھیک ہوگا۔ حالانکہ میرا فرض تھا کہ میں پہلے تحقیق کرتا کہ آیا یہ بات درست ہے یا نہیں۔ بہرحال اللہ تعالیٰ مجھے یہ سبق دینا چاہتا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عادت تجسس کرنے کی نہیں تھی۔ مگر اس روز جب میں واپس آیا۔ تو آپ نے خلاف معمول مجھ سے فرمایا۔ کہ محمود تم جمعہ میں نہیں گئے۔ میں نے کہا وہاں تو اتنے آدمی ہیں کہ مسجد میں کوئی جگہ ہی نہیں۔ اس لئے میں واپس آگیا ہوں۔ اس وقت تو آپ خاموش رہے۔ مگر جمعہ کے بعد جب آپ کی عیادت کے لئے کچھ دوست آئے جن میں

مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم

بھی تھے۔ جو خطبہ پڑھایا کرتے تھے۔ تو آپ نے خلاف عادت ان کے آتے ہی یہ سوال کیا کہ کیا آج جمعہ میں کچھ زیادہ لوگ تھے میں دوسرے دالان میں تھا کہ میرے کان میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ آواز پڑی۔ اور چونکہ میں خود مسجد میں نہیں گیا تھا اس لئے میرا دل بیٹھنے لگا کہ اس شخص نے جھوٹ نہ بولا ہو۔ مگر اللہ تعالیٰ نے میری پردہ پوشی فرمائی اور مولوی عبدالکریم صاحب نے جواب دیا کہ حضور آج تو بہت ہی آدمی تھے۔ مسجد کناروں تک بھری ہوئی تھی۔ اب یہ سیدھی بات ہے کہ جو کچھ میں نے کیا محض

قیاس کی وجہ

سے کیا۔ اس طرح کئی لوگ قیاس کر لیتے ہیں۔ اور اس سے زیادہ قیاس کر لیتے ہیں۔ جتنے لوگوں کے لئے واقعہ میں گنجائش نہیں ہوتی۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بہت سی جگہ خالی رہتی ہے۔

مجھے کہا گیا ہے کہ اگر پھر جگہ بدلی گئی۔ تو یہ مسجد ویران ہو جائے گی۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اگر دوسری مسجد کے لئے باہر جگہ تبدیل کی گئی۔ تو اس

مسجد کی حقیقی آبادی

کی طرف جماعت کو کبھی توجہ ہی پیدا نہیں ہوگی۔ اب اس مسجد کو جس کے اردگرد صرف چند احمدی دوست رہتے ہیں۔ اس لئے آباد سمجھا جاتا ہے۔ کہ جمعہ کے دن سارے شہر کے احمدی دوست یہاں آکر ایک دفعہ نماز پڑھ لیتے ہیں۔ اور کسی کے دل میں یہ خیال نہیں آتا۔ کہ یہ محلہ جس میں ابتدائی ایام سے احمدیت چلی آرہی ہے۔ اس محلہ میں اب احمدیت ترقی کی بجائے گر گئی ہے۔ اور انہیں کبھی خیال بھی نہیں آتا۔ کہ انہوں نے اس محلہ کو بالکل چھوڑ دیا ہے۔ ہم بچے تھے اور لاہور میں آیا کرتے تھے۔ تو اسی محلہ میں میاں چراغ الدین صاحب مرحوم کے ہاں ٹھہرا کرتے تھے۔ ۱۹۰۸ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہاں تشریف لائے۔ تو آپ بھی اسی محلہ میں ٹھہرے۔ غرض اس وقت احمدیوں کے ٹھہرنے کی یہی جگہ تھی مسجد کوئی نہیں تھی۔ ہم نماز بھی میاں چراغ الدین صاحب مرحوم کے گھر میں پڑھا کرتے تھے۔ ایک بڑا سا دالان تھا جس میں نماز ہوتی تھی۔ لیکن اس مسجد کے بن جانے کی وجہ سے لوگوں کے ذہنوں سے یہ بات نکل گئی ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اس محلہ میں افراد کے لحاظ سے

احمدیوں کی تعداد

پہلے سے زیادہ ہے۔ اور وہ پرانے لوگ جو فوت ہو چکے ہیں۔ ان کی نسلیں بھی کثیر ہیں۔ لیکن شہر کی ترقی کے مقابلہ میں افراد کی ترقی کوئی نسبت نہیں رکھتی۔ پہلے یہ محلہ بالکل غیر آباد تھا۔ درمیان میں بڑے بڑے خندقے تھے۔ اور اس کے پچھواڑے میں بھی

بہت بڑا خلا

تھا۔ جب ہم ان عمارتوں کے پیچھے چلے جاتے تھے۔ تو یوں معلوم ہوتا تھا کہ ہم جنگل میں نکل گئے ہیں۔ مگر اب تو ہر جگہ آبادی ہی آبادی ہے۔ اس لحاظ سے میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت سے لے کر اب تک اس محلہ کی آبادی تیس چالیس گنے بڑھ گئی ہے لیکن اس محلہ میں ہماری جماعت نہیں بڑھی۔ اور اگر بڑھی ہے تو اس نسبت سے نہیں بڑھی جس نسبت سے محلہ کی آبادی بڑھی ہے۔ مجبوراً ادھر ادھر کی طرف سے جو لوگ آتے ہیں۔ وہ صرف

نسلی مومن

پڑھانے کے لئے نہیں آتے نسلیں تو بڑھا ہی کرتی ہیں جب مسلمانوں نے تبلیغ کو بالکل چھوڑ دیا تھا اس زمانہ میں بھی ان کی اولادوں کا سلسلہ جاری تھا۔ درحقیقت اسلام پر تنزل اس لئے نہیں آیا کہ مسلمانوں کے ہاں اولاد پیدا ہونی بند ہو گئی تھی بلکہ اسلام پر تنزل اس لئے آیا کہ انہوں نے تبلیغ چھوڑ دی تھی۔ اب بھی اگر دوسری جگہ مسجد بن جائے گی تو احمدیوں کو یہاں آ کر یہ دیکھنے کا موقع مل سکے گا کہ اس محلہ میں احمدیت کی ترقی کی کیا حالت ہے اور انہوں نے اس کے متعلق کتنی بڑی غفلت اور کوتاہی کا مظاہرہ کیا ہے۔ اب تو جمعہ کے دن آ کر وہ غافل ہو جاتے ہیں اور سمجھ لیتے ہیں کہ یہ مسجد خوب آباد ہے۔ احمدی اس میں بڑی کثرت سے نمازیں پڑھتے ہیں۔ انہیں یہ خیال ہی نہیں آتا کہ اس محلہ میں احمدیت کمزور ہو چکی ہے لیکن دوسری مسجد بننے کے نتیجہ میں جب جمعہ کے دن بھی یہ مسجد ویران نظر آنے لگی تو خود بخود یہ چیز ان کے اندر

احساس خودداری

پیدا کرنے کا موجب ہو گی اور وہ تبلیغ کی طرف توجہ شروع کر دیں گے۔

دوسری بات یہ ہے کہ اس ایک مسجد کی وجہ سے اب سارے شہر لاہور کے لئے صرف ایک ہی مبلغ ہے۔ میرا اپنا اندازہ یا یوں کہو کہ وہ سکیم جس کے ماتحت تبلیغ کرنا میں مفید سمجھتا ہوں وہ یہ ہے کہ پانچ سو افراد پر ایک مبلغ ہونا چاہئے۔ میں پانچ سو مرد نہیں کہتا۔ میں پانچ سو جوان نہیں کہتا۔ میں پانچ سو افراد کہتا ہوں جن میں عورتیں بھی شامل ہیں، بچے بھی شامل ہیں اور مرد بھی شامل ہیں۔ اس سے زیادہ افراد کی کوئی شخص صحیح طور پر تعلیم و تربیت نہیں کر سکتا۔ اگر پانچ کس کی ایک فیملی سمجھی جائے تو اس کے معنے یہ ہیں کہ ہر سو فیملی کے پیچھے ایک مبلغ ہونا چاہئے۔ مگر خیر یہ تو بڑی بات ہے اس سے نیچے اتر کر جو کچھ ہم کریں اس میں بھی کوئی نسبت تو ہمیں مدنظر رکھنی چاہئے۔ ایک آدمی اگر روزانہ ایک گھنٹہ تبلیغ کرے تو وہ زیادہ سے زیادہ ایک یا دو کو تبلیغ کرے گا۔ آدھ گھنٹہ سے کم بھلا کیا تبلیغ ہو گی۔

تبلیغ کے معنے

دوسرے کو السلام علیکم کہنے کے تو نہیں کہ السلام کہا اور بات ختم ہو گئی۔ بلکہ تبلیغ پر وقت صرف ہوتا ہے اور یہ وقت ایک آدمی کے لئے کم از کم آدھ گھنٹہ تو ضرور ہونا چاہئے۔ اس لحاظ سے اگر کوئی شخص دن بھر میں پانچ گھنٹے تبلیغ کے لئے صرف کرے تو ایک آدمی دن میں صرف دس آدمی کو تبلیغ کر سکیگا اور سال بھر میں تین ہزار آدمیوں کو صرف ایک دفعہ تبلیغ کر سکتا ہے۔ اور سال میں ایک دفعہ کی تبلیغ کتنی تھوڑی ہوتی ہے۔ اگر ہم پانچ سو خاندانوں پر ایک مبلغ رکھیں تو اس کے معنے یہ ہوں گے کہ وہ سال بھر میں اپنے علاقہ کے لوگوں کو صرف ایک دفعہ تبلیغ کر سکے گا۔ اگر عورتوں اور بچوں کو نکال دو تب بھی اس کے معنے یہ ہوں گے کہ وہ سال میں ہر شخص کو چھ دفعہ آدھ آدھ گھنٹہ تبلیغ کر سکے گا۔ اور اتنا وقت تو ماننے والے کی تربیت کے لئے بھی کافی نہیں ہوتا کجا یہ کہ غیر کو منوانے کے لئے اسے کافی سمجھا جائے۔ لاہور کی سترہ لاکھ آبادی ہے اس آبادی میں اگر پانچ کس کی ایک فیملی سمجھی جائے تو

تین لاکھ چالیس ہزار خاندان

یہاں بستے ہیں۔ اگر پانچ سو افراد پر ایک مبلغ رکھا جائے تو اس کے معنے یہ ہیں کہ صرف لاہور شہر میں ۳۴۰۰ مبلغ چاہئے۔ اگر ۳۴۰۰ مبلغ یہاں رکھا جائے تو سال بھر میں فی جوان مرد کو وہ صرف تین گھنٹے تبلیغ کر سکے گا۔ اور فی آدمی سال میں وہ صرف چالیس منٹ وقت دے سکے گا۔ مگر آپ لوگ تو اسی بات پر خوش ہو جاتے ہیں کہ ہم نے سارے لاہور شہر میں ایک مبلغ رکھا ہوا ہے۔ اگر دوسری مسجد بنے گی تو قدرتی طور پر آپ لوگوں کو خیال پیدا ہوگا کہ ہمارا ایک مبلغ اس مسجد میں رہے اور ایک اس مسجد میں۔ اور اگر کسی وقت تین مسجدیں بن جائیں گی تو آپ لوگوں کو خیال پیدا ہو گا کہ ہم ایک تیسرا مبلغ بھی رکھیں۔ غرض مسجدوں کے بڑھنے سے لازمی طور پر مبلغین کے بڑھانے کا احساس پیدا ہوگا۔ اور مبلغوں کے بڑھنے سے تبلیغ میں زیادتی ہو گی۔ پس میرے نزدیک دوسری مسجد کا بننا اس مسجد کی ویرانی کا موجب نہیں بلکہ اس کی

آبادی کا موجب

ہوگا۔ حقیقتاً مسجد کی آبادی اسی وقت ہوتی ہے جب پانچوں وقت لوگ اس میں باقاعدگی سے نمازیں پڑھتے ہوں۔ جب یہاں ساتویں دن جمعہ کے دن بھی کوئی شخص نظر نہیں آئے گا تو لازمی طور پر لوگوں کو خیال پیدا ہوگا کہ ہم نے ایک مسجد بنائی تھی جو ویران ہونے لگی ہے آؤ ہم تبلیغ کر کے اپنی جماعت کو بڑھائیں اور اس مسجد کی آبادی کی کوشش کریں۔ پھر اگر دو مبلغ ہو جائیں گے تو اس مسجد کا مبلغ شہر کی طرف سے سیکنڈ وش سمجھا جائے گا۔ اور شہر کا انچارج جامع مسجد کا امام ہوگا۔ اس طرح اس جگہ کا مبلغ محلہ کی تبلیغ کے لئے وقف ہو جائیگا۔

حقیقت یہ ہے کہ تبلیغ کے متعلق ہم کبھی بھی حسابی طور پر غور نہیں کرتے۔ ہم سمجھ لیتے ہیں کہ اگر کسی گاؤں میں ایک مبلغ ہے تو وہ کافی ہے۔ یا کسی شہر میں ایک مبلغ ہے تو وہ کافی ہے۔

ہماری مثال

بالکل اس شخص کی سی ہوتی ہے جو چائے کی ایک پیالی کے متعلق میٹھے کا اندازہ لگاتا ہے اور سمجھتا ہے کہ دو تین چمچے کھانڈ کے اس کے لئے کافی ہوں گے اور پھر زردہ کی ایک دیگ پکاتا ہے تو اس میں بھی دو چمچے میٹھے کے ڈال دیتا ہے اور سمجھ لیتا ہے کہ ان دو چمچوں سے زردہ تیار ہو جائے گا۔ یا پچاس ساٹھ دیگیں شربت کی تیار کرتا ہے تو ان میں بھی ایک ایک دو دو چمچے کھانڈ کے ملا دیتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اس طرح شربت تیار ہو جائیگا۔ حالانکہ ایک دیگ میں ایک چمچہ چائے میٹھا ملانے سے تو اس کا میٹھا ہونا تو الگ رہا جو لوگ پھیکی چائے پیتے ہیں وہ بھی ایک پیالی چائے میں اس سے زیادہ میٹھا ملاتے ہیں۔ اور جو اچھا میٹھا پیتے ہیں وہ تو دو دو تین تین چمچے میٹھا ڈالتے ہیں۔ بالکل اسی طرح ہم کبھی خیال کر لیتے ہیں کہ فلاں شہر میں ہمارا ایک مبلغ جو کام کر رہا ہے وہ اس شہر کے لئے کافی ہے۔ ہم کبھی نہیں سوچتے کہ وہ کتنے آدمیوں کو تبلیغ کر سکتا ہے ہم کبھی نہیں سوچتے کہ ہمارے مبلغ کا دن چوبیس گھنٹے کا ہے یا چار ہزار گھنٹے کا ہے۔ ہم بھول جاتے ہیں اس بات کو کہ ہمارے مبلغ کے لئے بھی خدا تعالیٰ کا سورج اسی طرح چڑھتا اور غروب ہوتا ہے جس طرح دوسرے لوگوں کے لئے چڑھتا اور غروب ہوتا ہے۔ اور اس حساب کے نہ لگانے کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بسا اوقات تبلیغ کے متعلق ہماری حالت اسی قسم کی ہو جاتی ہے جیسے میں ایک دفعہ سندھ گیا تو وہاں کے ایک رئیس جو پیرانے

شاہی خاندان کی نسل

میں سے ہیں اور جن کی زمین دس بارہ ہزار ایکڑ ہے مجھ سے ملنے کے لئے آئے۔ اس زمین میں سے پانچ ہزار ایکڑ میں نے اور تحریک جدید نے مقاطعہ پر لی تھی۔ اور جیسے امراء کا دستور ہے کہ وہ روپیہ عیاشیوں میں اڑا دیتے ہیں اور باوجود بہت بڑی جائدادوں کے مقروض رہتے ہیں یہی حالت ان کی تھی۔ ان کی کچھ نہیں تو پچاس ہزار روپیہ آمدن تھی مگر پھر بھی وہ مقروض رہتے تھے۔ میں ایک دفعہ سندھ گیا۔ اور انہوں نے سنا کہ میں آیا ہوا ہوں تو وہ میرے پاس آئے۔ میری جگہ سے وہ پچاس ساٹھ میل دور رہتے تھے۔ موٹر میں وہ میرے پاس پہنچے اور انہوں نے درخواست کی کہ اگلے سال کے مقاطعہ میں سے کچھ رقم بطور پیشگی مجھے دی جائے۔ جب وہ میرے پاس آئے تو میں نے سمجھا کہ خدا نے مجھے

تبلیغ کا ایک موقع

عطا کر دیا ہے آؤ اس سے فائدہ اٹھائیں اور انہیں کچھ نصیحت کر دیں۔ چنانچہ میں نے ان سے کہا میر صاحب (وہ میر خاندان میں سے تھے) اللہ تعالیٰ نے آپ کو روپیہ بھی دیا ہے۔ جائداد بھی دی ہے عزت اور شہرت بھی دی ہے آپ کو چاہئے کہ آپ اپنی قوم کے سدھار اور اس کی اصلاح کے لئے اپنی اولاد کو تعلیم دلائیں۔ اور جو کچھ روپیہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو دیا ہے وہ آپ ان کی تعلیم پر خرچ کریں۔ جب وہ اعلیٰ تعلیم حاصل کر لیں گے تو آپ کے رسوخ کی وجہ سے قوم کے دوسرے ہزاروں لڑکوں کے اندر بھی تعلیم حاصل کرنے کا شوق پیدا ہو جائے گا اور اس طرح

قوم کا معیار

بہت بلند ہو جائیگا۔ میر صاحب میرے سامنے بیٹھے تھے میں وعظ کرتا چلا گیا مگر وہ بالکل خاموش رہے۔ اور کوئی حرکت ان کے جسم میں پیدا نہ ہوئی۔ آخر دس پندرہ منٹ وعظ کر کے میں خاموش ہو گیا۔ اور میں حیران ہوا کہ میر صاحب کو ہو کیا گیا ہے کہ ایک لفظ بھی ان کے منہ سے نہیں نکلا نہ ہاں نہ ہوں کچھ بھی نہیں کرتے اور خاموش بیٹھے ہیں۔ غرض پہلی دفعہ میں جتنا بولنے کا ارادہ رکھتا تھا اتنا بول چکا تو میں نے مناسب سمجھا کہ دوسری دفعہ پھر ان کو اس بات کی طرف توجہ دلاؤں۔ چنانچہ میں نے پہلو بدلا اور پھر میں نے انہیں

تعلیم کی طرف توجہ

دلائی اس کی ضرورت ان کے ذہن نشین کرائی۔ اس کے فوائد بتلائے اور اس کی اہمیت واضح کی اور پھر میں خاموش ہوا یہ دیکھنے کے لئے کہ اب میر صاحب پر کیا اثر ہوا ہے۔ مگر میں نے دیکھا کہ وہ برابر اسی طرح خاموش بیٹھے رہے۔ تب میں نے تیسری دفعہ انہیں اس طرف توجہ دلائی اور دس بارہ منٹ تک بولتا چلا گیا۔ مگر جب میں بات کو ختم کر چکا تو وہ پھر بھی خاموش رہے۔ اس پر میں سخت حیران ہوا کہ یہ بات کیا ہے۔ ان کے ساتھ ان کا ایک سیکرٹری بھی تھا جو سید تھا۔ جب میں تین دفعہ وعظ کر چکا تو اس سیکرٹری نے سمجھا کہ اب خاموشی مناسب نہیں۔ چنانچہ وہ کہنے لگا جناب آپ کو ہمارے میر صاحب کے حالات کا علم نہیں آپ نے دوسرے امراء پر قیاس کرتے ہوئے یہ سمجھ لیا ہے کہ جس طرح وہ تعلیم کی طرف توجہ نہیں کرتے اسی طرح میر صاحب کو بھی توجہ نہیں مگر یہ درست نہیں۔ ان کو تعلیم کا خاص شوق ہے اور یہ اپنے بچوں کو پڑھانے کا بہت خیال رکھتے ہیں۔ چنانچہ ان کا ایک لڑکا چوتھی جماعت تک پڑھا ہوا ہے اور دوسرا لڑکا تیسری جماعت تک پڑھا ہوا ہے۔ تب میں نے اپنے دل میں کہا کہ

ایں خانہ تمام آفتاب است

جیسے میر صاحب ہیں ویسے ہی ان کے سیکرٹری صاحب ہیں۔ تم سب اس واقعہ پر ہنس پڑے ہو لیکن تم نے کبھی سوچا کہ جیسے اس سیکرٹری کا جواب تھا ویسا ہی جواب تم تبلیغ کے متعلق دیتے ہو۔

رقم سے بھی پوچھا جائے کہ لاہور شہر میں تمہارے کتنے مبلغ ہیں تو تم کہتے ہو۔ اس سترہ لاکھ کی آبادی والے شہر میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارا ایک مبلغ کام کر رہا ہے حالانکہ خدا کے فضل سے ایسا نہیں ہو سکتا خدا کے قہر سے ایسا بے شک ہو سکتا ہے۔ خدا کے فضل سے تو یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ ۱۷ لاکھ کی آبادی کے لئے صرف ایک مبلغ کافی ہو۔ ۱۷ لاکھ کی آبادی کے لئے کم سے کم چونتیس سو مبلغ چاہیئے۔ اگر ہم اس سے کم مبلغ رکھتے ہیں تو ہم کبھی بھی

صحیح معنوں میں تبلیغ

نہیں کر سکتے پس اگر دوسری مسجد بنے گی۔ تو خود بخود تم میں تبلیغ کو بڑھانے کا احساس پیدا ہوگا تم خود کہو گے کہ ایک مبلغ اس مسجد کی آبادی کے لئے چاہیئے اور ایک مبلغ اُس مسجد کے لئے چاہیئے پھر ہر چیز کی ایک چاٹ ہوتی ہے کسی کو پان کی چاٹ ہوتی ہے کسی کو سگار کی چاٹ ہوتی ہے کسی کو شراب کی چاٹ ہوتی ہے کسی کو افیون کی چاٹ ہوتی ہے جب تمہیں مسجدیں بنانے کی چاٹ پڑ جائے گی۔ تو تم کوشش کرو گے کہ پھر تیسری اور پھر چوتھی مسجد بناؤ اور بناتے ہی چلے جاؤ۔ اب تو تم بھی ایک مسجد پر اس طرح تسلی پا کر بیٹھ گئے ہو۔ جیسے کہتے ہیں کہ گاؤں کا کوئی شخص
ایک دفعہ
شہر میں آیا اور وہ منجن کھا کر واپس گیا تو اس نے اپنے گاؤں کے لوگوں سے اس کا ذکر کیا انہوں نے کہا کہ تم ہمارے گاؤں کے کنوئیں میں تھوک دو ہم ایک ایک گھونٹ پانی پی کر دیکھ لیں گے کہ منجن کا مزہ کیسا ہوتا ہے اس طرح یہ مسجد دلی دروازہ والوں کی ہے۔ مگر بھاٹی دروازہ والے کہتے ہیں۔ یہ ہماری مسجد ہے لوہاری دروازہ والے کہتے ہیں یہ ہماری مسجد ہے انارکلی والے کہتے ہیں یہ ہماری مسجد ہے مزنگ والے کہتے ہیں یہ ہماری مسجد ہے مال روڈ والے کہتے ہیں یہ ہماری مسجد ہے میکلوڈ روڈ والے کہتے ہیں یہ ہماری مسجد ہے غرض ہر محلہ کے لوگ کہتے ہیں کہ یہ ہماری مسجد ہے جب اور مسجدیں بن جائیں گی تو طبعی طور پر تمہارے دلوں میں خیال پیدا ہوگا کہ دلی دروازہ والوں کی تو مسجد ہے مگر ہماری مسجد نہیں اب تو تم دلی دروازہ کی مسجد کو ہی اپنی مسجد کہہ کر اپنا لیتے ہو حالانکہ تمہاری مسجد وہ ہے جس میں تم پانچ وقت نماز پڑھ سکتے ہو جس مسجد میں تم پانچ وقت نماز کے لئے نہیں جا سکتے وہ تمہاری مسجد نہیں بہرحال جب تم پانچ وقت نماز کے لئے دوسری مسجد میں بھی نہیں جا سکو گے تو تمہیں خیال آئے گا۔ کہ دلی دروازہ والوں کے پاس تو مسجد ہے مگر ہمارے پاس مسجد نہیں اور قدرتی طور پر تمہیں احساس پیدا ہوگا کہ ہم

محلہ وار مسجدیں

بنائیں پھر جب تم محلہ وار مسجدیں بناؤ گے۔ تو چونکہ تم کام کاج میں مشغول ہو گے کوئی تم میں سے ملازمت کر رہا ہوگا۔ کوئی تجارت کر رہا ہوگا کوئی اور کام کر رہا ہوگا اور تم اپنا اکثر وقت مسجد میں نہیں دے سکو گے۔ اس لئے تم خود بخود یہ سوال اٹھاؤ گے کہ اس مسجد کو آباد رکھنے کے لئے ہمیں مبلغ دیا جائے۔ اس طرح مسجدوں کے پیچھے مبلغ بڑھتے چلے جائیں گے اور جب مبلغ بڑھیں گے تو تبلیغ کا دائرہ بھی وسیع ہوگا دوسروں کو جانے دو ایک مبلغ تو جماعت احمدیہ کے تمام بچوں کی صرف نماز کے متعلق بھی صحیح طور پر نگرانی نہیں کر سکتا دوسرے کام تو الگ رہے پس ایک مبلغ تمام شہر کی تبلیغ کے لحاظ سے قطعی طور پر کوئی حیثیت نہیں رکھتا یہ محض خوش فہمی ہے کہ ہم ایک مبلغ رکھ کر یہ سمجھ لیں کہ شہر کی تبلیغی ضروریات کو ہم نے پورا کر دیا ہے۔

غرض نئی مسجد بننے کے ساتھ ہی قدرتی طور پر دوسرے محلوں میں بھی مسجدوں کی تحریکیں شروع ہو جائیں گی اور اس طرح تبلیغ اور تعلیم و تربیت کے لحاظ سے بہت بڑی ترقی ہوگی یہ تو تمہارے نقطۂ نگاہ سے ہے اور

میرا نقطۂ نگاہ

یہ ہے کہ میں تو ایک شکاری ہوں۔ جس طرح ایک شکاری اپنی کنڈی میں آٹا یا گوشت لگاتا ہے اسی طرح میں بھی تمہیں دوسری مسجد بنانے کی اس لئے تحریک کر رہا ہوں تاکہ تم تیسری مسجد بناؤ اور تیسری کے بعد چوتھی مسجد بناؤ میری نیت بھی یہی ہے کہ تم کو پھنساؤں اور تمہاری نیت بھی گو اس وقت صرف اتنی ہے کہ تم ایک اور مسجد بناؤ مگر میں سمجھتا ہوں کہ اس کے نتیجہ میں تم میں یہ احساس پیدا ہونا شروع ہو جائے گا کہ ہمارے محلوں میں کیوں مسجد نہیں اور پھر قدرتی طور پر مساجد کے ساتھ محلہ وار مبلغین کا سلسلہ شروع ہو جائے گا حقیقت یہ ہے کہ اگر ہم صحیح طور پر تبلیغ کرنا چاہیں تو ہمیں آدمیوں کی تعداد کو بہرحال مدنظر رکھنا پڑے گا ۱۷ لاکھ کی آبادی ہو اگر ایک مبلغ رکھا جائے تو سال بھر میں تو اسے یہ بھی ہوش نہیں آئے گا۔ کہ میں کس آدمی سے بات کروں یہ تو بالکل ایسی ہی بات ہے جیسے سمندر میں ہم کسی شخص کو ڈال دیں اور اسے کہیں کہ وہ جا کر امریکہ فتح کرے اس نے امریکہ کیا فتح کرنا ہے وہ تو دو تین میل ہی جا کر ڈوب جائے گا اور مر جائے گا پس

تبلیغ کی وسعت

کے لئے بھی اس وقت نئی مسجد کی شدید ضرورت ہے۔ میں نے مسجد کی زمین کے متعلق جو تحریک کی تھی مجھے خوشی ہے کہ جماعت نے اس تحریک کا نہایت اخلاص کے ساتھ جواب دیا ہے اور جو ان پر امید کی گئی تھی اسے انہوں نے پورا کر دیا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اب تک دس ہزار روپیہ کے وعدے آ چکے ہیں۔ مگر اس کے بعد اب دوسرا قدم یہ ہے کہ تم اپنے وعدے کا ایفا کرو۔ میں ایسے چندے کا قائل نہیں کہ وعدہ تو لکھا دیا جائے اور پھر خط و کتابت ہو رہی ہو یاددہانیاں کرائی جا رہی ہوں۔ اخباروں میں اعلانات ہو رہے ہوں اور لوگ خاموش بیٹھے ہوئے ہوں جب تک نئی مسجد نہیں بنے گی اور جب تک یہ مسجد چلا چلا کر یہ نہیں کہے گی کہ میرے لئے نمازی لاؤ تب تک تمہارے اندر بھی غیرت پیدا نہیں ہوگی اور تم تبلیغ کی طرف پوری توجہ نہیں کرو گے اسی طرح جب تم خدا تعالیٰ کی راہ میں روپیہ دو گے اور تمہاری جیبیں خالی ہو جائیں گی تو تمہاری جیبیں بھی اللہ تعالیٰ کے حضور پکار اٹھیں گی کہ خدایا تیری راہ میں خرچ کرنے کی وجہ سے ہم خالی ہو گئی ہیں اب تو پھر اپنے فضل سے ہمیں بھر دے گویا تمہارا چندہ ادا کرنا تمہارے اندر ایک نئی انابت، ایک نیا خلوص اور ایک نیا ایمان پیدا کر دے گا اور تمہاری جیبیں بھی

خدا تعالیٰ کے حضور فریاد

کریں گی اور پھر خدا تعالیٰ اپنے فضل سے تمہارے روپیہ کو بھی بڑھا دے گا۔ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے والا اس زمیندار سے بدبخت نہیں ہو سکتا جو چند سیر دانے زمین میں ڈال کر کئی ہزار من غلہ حاصل کر لیتا ہے اگر وہ دنیا کی خاطر دانے ڈال کر زیادہ کما لیتا ہے تو دین کی خاطر خرچ کرنے والا کب گھاٹے میں رہ سکتا ہے اگر کوئی گھاٹے میں رہتا ہے تو اس میں ضرور اس کا اپنا قصور ہوتا ہے ورنہ ہم نے تو دیکھا ہے کہ دین کی خدمت کرنے والے اور خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنا روپیہ خرچ کرنے والے کبھی گھاٹے میں نہیں رہتے

پس تم نے جو وعدہ کیا ہے اسے جلد پورا کرو تاکہ مسجد کے لئے زمین لی جا سکے اگر چھ مہینے یا سال کے بعد تم نے وعدہ پورا کیا تو نہ معلوم اس وقت تک زمینوں کی کیا قیمت ہو جائے پس اپنے وعدوں کو فوراً پورے کرو تا جلد سے جلد زمین خریدی جا سکے۔

دوسری بات یہ ہے کہ

مقامی جماعت کے دوست

فوری طور پر میٹنگ کر کے آج شام تک مجھے اطلاع دیں کہ وہ کون کونسی سڑک کے پاس مسجد کے لئے زمین کا خریدنا پسند کرتے ہیں سڑک ایسی ہونی چاہیئے جہاں شہر کے لوگ آسانی کے ساتھ پہنچ سکتے ہوں مگر آسانی سے یہ مراد نہیں کہ انہیں کہیں دور جانا پڑے یہاں بھی لوگ آخر سائیکلوں اور تانگوں وغیرہ پر آتے ہیں اگر وہاں بھی سائیکلوں وغیرہ پر پہنچا جا سکے تو اس میں کوئی حرج کی بات نہیں ہوگی جامع مسجد کے متعلق یہ خیال کر لینا کہ وہ گھر کے قریب ہو غلطی ہے پس جماعت کے دوستوں کو چاہیئے کہ وہ چار پانچ جگہیں تلاش کر لیں۔ پھر زمینوں کے کسی ایجنٹ سے مشورہ کر کے فوراً زمین خریدی جا سکتی ہے۔ میرے نزدیک تین چار ہفتوں میں تمام کام ہو سکتے ہیں اگر دوست سچے دل سے اس کام میں لگ جائیں۔ زمین خریدی جائے تو اس کے بعد جس طرح رتن باغ میں شمیانے لگا کر جمعہ کی نماز ادا کی جاتی تھی اس جگہ بھی خیمے لگا کر نمازیں پڑھی جا سکتی ہیں بہرحال جب جگہ لو گے تو تمہیں خیال پیدا ہوگا کہ ہم مسجد بنائیں اور جب مسجد بناؤ گے تو تمہارے دلوں میں یہ تحریک شروع ہوگی کہ ہم محلہ وار مسجدیں بنائیں اور جب محلہ وار مسجدیں بناؤ گے تو تمہیں خیال آئے گا کہ ہم ہر مسجد کے لئے الگ الگ مبلغ رکھیں اور جب مبلغ رکھو گے تو یہ

قدرتی بات

ہے کہ پھر تبلیغ بھی وسیع ہوگی پس آپ لوگ آج جمعہ کے بعد میٹنگ کریں جس میں یہ طے کریں کہ کونسی سڑکیں ایسی ہیں کہ اگر وہاں زمین مل سکے تو ہمیں زمین خرید لینی چاہیئے وہ جگہیں ایسی ہونی چاہئیں جہاں آسانی کے ساتھ شہر کے لوگ جمعہ کے لئے جمع ہو سکیں مگر آسانی سے میری مراد نسبتی آسانی ہے اگر کسی قدر تکلیف برداشت کر کے بھی وہاں جانا پڑے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہوگا۔ گو میں اس بات کا قائل نہیں کہ جمعہ ہمیشہ ایک جگہ ہونا چاہیئے۔ جب سے بڑے شہروں کا طریق نکلا ہے میں سمجھتا ہوں کہ ان میں ایک جامع مسجد کافی نہیں ہو سکتی بلکہ ضروری ہے کہ مختلف حلقوں میں الگ الگ جامع مساجد ہوں تاکہ تمام شہر کے لوگ آسانی کے ساتھ جمعہ پڑھ سکیں بغداد میں ۳۰ لاکھ آدمی تھا اور جامع مسجد صرف ایک تھی نتیجہ یہ تھا کہ دو چار لاکھ آدمی تو جامع مسجد میں آ جاتا اور باقی جمعہ سے محروم رہتا آہستہ آہستہ جمعہ ہی کی عادت جاتی رہی۔ پس میرے نزدیک جو بڑے شہر ہوں ان میں دو دو تین تین جگہ پر جمعہ ہونا چاہیئے اور اسی لحاظ سے لاہور میں بھی مختلف مساجد میں جمعہ کی نماز ادا ہو سکتی ہے مگر یہ ابھی دور کی بات ہے فی الحال جو مسجد بنے گی وہ ہمارے لئے جمعہ کی نماز کے لئے کافی ہو گی

گو۔

میری رائے

یہ ہے کہ دو دو تین تین میل کا حلقہ ہونا چاہیئے۔ جس میں رہنے والے لوگ ایک جگہ جمعہ کے لئے اکٹھے ہو جایا کریں۔ اور اگر ضرورت ہو۔ تو اس میں کمی بیشی بھی کی جا سکتی ہے مثلاً لنڈن کے تمام لوگ اگر مسلمان ہو جائیں۔ تو وہاں ہمیں پندرہ بیس حلقے مقرر کرنے پڑیں گے۔ وہاں کی آبادی اسی لاکھ ہے۔ جس کے معنی یہ ہیں۔ کہ بچوں اور عورتوں کو نکال کر وہاں تیس لاکھ نمازی ہوگا۔ اور ان کے لئے بہرحال ۱۵ ۔۔۔ ۲۰ جگہیں چاہیئیں جہاں وہ جمعہ کی نماز ادا کر سکیں۔

درحقیقت کسی ناممکن چیز کی امید کرنا یہ بھی قوم کے اخلاق کو بگاڑ دیتا ہے۔ جس طرح بلا وجہ سہولتیں دیتے جانا بھی قوم کے اخلاق کو بگاڑنے والا ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام ان دونوں باتوں کو پسند نہیں کرتا وہ یہ بھی پسند نہیں کرتا کہ ناممکن باتوں پر زور دیا جائے۔ کیونکہ اگر ناممکن باتوں پر زور دیا جائے گا۔ تو

گناہ کا رعب

انسان کے دل سے مٹ جائے گا۔ اسی طرح لوگوں کو بلا وجہ سہولتیں دیتے چلے جانا بھی بڑا خطرناک ہوتا ہے۔ معمولی معمولی بات پر گھروں میں نماز پڑھنے کی اجازت دے دینا بھی خطرناک ہوتا ہے۔ اور یہ امر بھی خطرناک ہوتا ہے۔ کہ ناممکن بات پر زور دیا جائے۔ اور سارے شہر کے لوگوں سے توقع کی جائے کہ وہ ایک جامع مسجد میں اکٹھے ہو جایا کریں۔ مثلاً لاہور شہر ہی کئی میل کے حلقے میں پھیلا ہوا ہے۔ اور سارے مرد و عورت ایک جگہ نماز کے لئے قطعی طور پر جمع نہیں ہو سکتے۔ اگر ہم ان کو جمع کرنے کی کوشش کریں گے تو یہ ناممکن ہوگا۔ اور نماز کے لئے نہ آنے والوں کا گناہ ہم پر ہوگا۔ کیونکہ وہ سینکڑوں لوگ جو نماز کے لئے نہیں آئیں گے وہ یقیناً آتے اگر ان کے لئے انتظام ہوتا لیس میری رائے تو یہی ہے کہ لاہور شہر میں بھی مختلف مقامات پر جمعہ کی نماز ادا ہونی چاہیئے۔ مگر لاہور کے احمدی ہونے میں ابھی کافی دیر ہے۔ ابھی اس کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ لیکن

مسئلہ کی صورت

میرے نزدیک یہی ہے کہ بڑے شہروں میں دو دو تین تین جگہ جمعہ ہونا چاہیئے۔ تاکہ سب لوگ نماز میں شریک ہو سکیں۔ البتہ شریعت نے فتنوں کو روکنے کے لئے بعض پابندیاں ضرور عائد کر دی ہیں۔ مثلاً شریعت کہتی ہے کہ اسی مسجد میں نماز پڑھی جائے۔ جو اپنے حلقہ کی ہو۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ بعض فتنہ پرداز لوگ امام کے خلاف فتنہ انگیزی کر کے بجائے اپنی مسجد کے دوسرے محلہ میں جا کر نماز پڑھنا شروع کر دیتے ہیں۔ اور چونکہ اس طرح فتنہ پرداز لوگ فتنہ پھیلا سکتے ہیں۔ اس لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ جس محلہ میں تم رہتے ہو۔ اسی محلہ کی مسجد میں نمازیں پڑھا کرو۔ بہرحال اسلام میں سب چیزیں موجود ہیں۔ اور اس قسم کے خطرات دور کئے جا سکتے ہیں۔ مگر یہ ابھی دور کی باتیں ہیں۔ ابھی تو ہمیں ایسی

جگہ کا انتخاب

کرنا چاہیئے۔ جہاں نسبتاً آسانی سے ہماری جماعت کے لوگ جمعہ کے لئے اکٹھے ہو سکیں۔ میرے نزدیک اس غرض کے لئے فلیمنگ روڈ کو بھی مد نظر رکھنا چاہیئے۔ میں ایک دفعہ خاص طور پر اسی غرض کے لئے وہاں گیا تھا۔ اور مجھے یاد ہے کہ اس وقت وہاں چھ ہزار روپیہ پر کنال زمین ملتی ہے۔ اسی طرح اور کئی سڑکیں ہیں۔ جہاں لوگ نماز کے لئے اکٹھے ہو سکتے ہیں۔ بہرحال کسی سڑک پر زمین خرید کر اور خیمے لگا کر نماز شروع کر دی جائے پھر مبلغ کی رہائش کا بھی وہاں انتظام ہو جائے۔ اور ایک لائبریری بھی بنا دی جائے۔ شہروں میں لائبریریوں کا ہونا نہایت ضروری ہوتا ہے۔ مگر لائبریری ایسی جگہ بن سکتی ہے۔ جہاں لوگ کثرت سے آتے جاتے ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اب ہمیں

لٹریچر کی اشاعت

کی طرف زیادہ توجہ کرنی چاہیئے۔ لٹریچر کے ذریعہ تبلیغ بڑی آسانی سے ہر جگہ پہنچ سکتی ہے۔ مبلغ کے ذریعہ ہر جگہ نہیں پہنچ سکتی پس اب لٹریچر کی اشاعت پر بھی ہمیں خاص طور پر زور دینا پڑے گا۔ جس کا ایک طریق یہ ہے کہ مختلف شہروں میں لائبریریاں قائم کی جائیں۔ مگر لائبریری بھی اسی صورت میں مفید ہو سکتی ہے جب مبلغ ہو۔ ایک دکاندار یا تاجر یا ملازم کس طرح ہر وقت لائبریری میں بیٹھ سکتا ہے۔ اسے تو اپنے کام ہوتے ہیں لیکن مبلغ بیٹھ سکتا ہے۔ اور جو لوگ اخبار پڑھنے کے لئے آئیں۔ یا کتابیں وغیرہ کا مطالعہ کرنے کے لئے آئیں۔ وہ انہیں تبلیغ بھی کر سکتا ہے اور میں سمجھتا ہوں۔ کہ باقی جگہوں کی نسبت لاہور شہر میں اس کی زیادہ ضرورت ہے۔

برطانیہ میں زراعت پر پانچ ارب پچاسی کروڑ روپے صرف کئے جائیں گے

آئندہ چار سال کے لئے منصوبہ بندی

لندن ۲۵ جنوری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اگلے چار سال کے اندر اندر برطانیہ میں زراعت پر پانچ ارب پچاسی کروڑ روپے کی گراں مایہ رقم صرف کی جائے گی۔ زرعیات کے کچھ منصوبے شروع ہو چکے ہیں اور نئے سال کا آغاز اس طرح ہوا ہے کہ زرعی مشینری تیار کرنے کے سابقہ ریکارڈ مات ہو گئے ہیں

برطانیہ میں زیادہ اناج کی پیداوار کا مسئلہ معاشی بحالی کے اس بین الاقوامی منصوبے میں خاص اہمیت رکھتا ہے۔ جس میں مغربی یورپ کی انیس قومیں ایک دوسرے سے مل کر کام کر رہی ہیں۔ زراعت کے لئے جتنی رقم مخصوص کی گئی ہے اس کا نصف حصہ زرعی مشینری پر صرف ہوگا۔

برطانیہ کو یہ فخر حاصل ہے۔ کہ وہاں زراعت میں مشینری کا استعمال اتنا ہوتا ہے۔ کہ اس کی نظیر دنیا بھر میں نہیں ملتی۔ زرعی مشینری کی پیداوار اتنی بڑھ گئی ہے۔ کہ برطانیہ اسے دنیا بھر کے ملکوں کو برآمد کرتا ہے۔ یورپی بحالی کے منصوبے میں برطانیہ نے یہ کام اپنے ذمہ لے لیا ہے۔ کہ یورپی ممالک کی ضروریات بہم پہنچائی جائیں۔ برطانیہ میں اس وقت ہر سال اکالونے کروڑ روپے کی زرعی مشینری تیار ہوتی ہے۔ ۱۹۴۷ء میں پچپن کروڑ ساڑھے ستاون لاکھ کی اور اس سے ایک سال پہلے چونتیس کروڑ ساڑھے بارہ لاکھ روپے کی مشینری بنی تھی۔ پیداوار میں تیز اضافے کی مثال ٹریکٹروں سے دی جا سکتی ہے جنگ سے پہلے برطانوی کارخانے سال بھر میں دس ہزار ٹریکٹر بناتے تھے۔ ۱۹۴۷ء میں اٹھاون ہزار ٹریکٹر بنے اور پچھلے سال پہلے نو ماہ کے اندر اندر چیاسی ہزار ٹریکٹر تیار ہو چکے تھے۔ ان کا تقریباً چالیس فی صدی حصہ سمندر پار جاتا ہے۔ (ب۔ ی۔ س)

ترکی کی خارجہ پالیسی

استنبول ۲۵ جنوری:- ہفتہ کے روز ترکی پارلیمنٹ کا ایک اجلاس ہوا۔ اس اجلاس میں نئی کابینہ کے پروگرام پر غور کیا گیا۔ اور سرکاری پارٹی کے پارلیمنٹری گروپ نے اس پروگرام کی عام حمایت کی۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ترکی کی خارجی پالیسی میں کوئی تبدیلی وقوع پذیر نہ ہوگی۔ پروگرام میں بعض انتخابی اور اخباری قوانین میں ترمیم اور بعض ٹیکسوں میں تخفیف کی تجویز پیش کی گئی ہے ۱۹۵۰ء سے قبل عام انتخابات کے امکان پر بھی غور کیا جا رہا ہے۔

یقین کیا جاتا ہے۔ کہ حزب اختلاف کابینہ کے پروگرام کی مخالفت نہ کرے گا۔ پروگرام کا سب سے اہم حصہ ترکی کی انتہائی نازک صورت حال کے متعلق ہے چنانچہ کابینہ ایک پانچسالہ زراعتی اسکیم اور کانوں سے نفع اٹھانے کے مسائل پر غور کر رہی ہے (اسٹار)

ریاست چترال میں ابرق کی کانوں کا سراغ

کراچی ۲۵ جنوری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ صوبہ سرحد کی ریاست چترال میں ابرق کے بہت بڑے ذخیرہ کا انکشاف ہوا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ چترال میں جو ابرق کے ذخیرے ملے ہیں۔ وہ ہندوستانی ابرق سے مشابہ ہیں۔ یہ ذخیرے پاکستان کی مجوزہ لوہے اور فولاد کی صنعت میں بہت کارآمد ثابت ہوں گے۔

معلوم ہوا ہے کہ مرمر اور لوہا بنانے میں دیگر کار آمد اشیاء کے ذخیروں کا بھی چترال میں انکشاف کیا گیا ہے۔ ملک کے بعض حصوں میں مرمر کو کانوں سے نکال کر صاف و درست کیا جا رہا ہے (اسٹار)

جنگلی جانوروں کی تعداد میں غیر معمولی اضافہ

بہار میں فصلوں کو شدید نقصان

پٹنہ ۲۵ جنوری:- بہار کے شمالی علاقوں میں جنگلی جانوروں کی تعداد غیر معمولی طور پر بڑھ گئی ہے جس کی وجہ سے فصلوں کو شدید نقصان پہنچ رہا ہے اور اس صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے حکومت فوری اور موثر اقدامات کرنے پر مجبور ہو گئی ہے۔ چنانچہ شکاریوں کی ایک منظم جماعت بنانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ جنہیں اسلحہ وغیرہ مہیا کیا جائے گا۔ شکاریوں کو ترغیب دلانے کے لئے حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ ایک جانور مارنے پر ہر شکاری کو دو روپیہ انعام دیا جائے۔ فصلوں کی اس تباہی میں جنگلی ہرن اور سور وغیرہ کا بہت نمایاں حصہ ہے۔ اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ صرف ایک ضلع میں ہی پچاس ہزار ایکڑ زمین میں پانچ من سے دس من فی ایکڑ اناج تباہی کی نذر ہو چکا ہے (اسٹار)

مہتر چترال کے جانشین

کوئٹہ ۲۵ جنوری:- مہتر آف چترال کے جانشین کے لئے جن کا حال ہی میں انتقال ہوا ہے صاحبزادہ حسام الملک کا نام لیا جا رہا ہے۔ آج کل وہ بلوچستان میں نظر بند ہیں۔ کل انہیں مسلح نگرانی کی زیر حراست سبی لایا گیا۔ جہاں انہوں نے گورنر جنرل کے سیکرٹری ہونے والے ایجنٹ مسٹر سی۔ اے۔ ڈی سیورج سے ملاقات کی۔ (اسٹار)

مالٹا میں زمانہ امن کی جنگی مشق

مالٹا ۲۵ جنوری:- آج امریکی بحری جہاز یہاں زمانہ امن کی جنگی مشق شروع کریں گے۔ ایک طیارہ بردار جہاز اور تین تباہ کن جہاز کسی ساحل پر اتار دیا جائے گا۔ اور وہ راکٹ چلانے کی مشق کریں گے۔ اس قسم کی مشق وقتاً فوقتاً ہوتی رہا کرے گی (اسٹار)

تجارتی اعداد و شمار کا ریسرچ انسٹی ٹیوٹ

کراچی ۲۵ جنوری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مرکزی حکومت نے تجارتی اعداد و شمار کی ایک ریسرچ انسٹی ٹیوٹ قائم کرنے کے لئے ایک اسکیم مرتب کی ہے۔ یہ اسکیم ایک سرکاری کمیٹی نے حکومت پاکستان کے تجارت کے سیکرٹری ڈاکٹر نذیر احمد کی صدارت میں بنائی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ اسکیم میں طویل عرصے اور قلیل عرصے کے انتظامات موجود ہیں۔ مکمل انسٹی ٹیوٹ کے قیام کی سفارش کے ساتھ ساتھ یقین کیا جاتا ہے کہ کمیٹی نے یہ تجویز بھی پیش کی ہے کہ یونیورسٹیوں کو تجارتی اعداد و شمار میں تحقیقات کرنے کے لئے فراخ دلی سے گرانٹ دے کر حوصلہ افزائی کی جائے۔ اور یہ مضمون بالکل علیحدہ پڑھایا جائے۔ (اسٹار)

سرحد میں جملہ انتظامی امور نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام دیئے جا رہے ہیں

صوبائی نظم و نسق اور عام انتخابات کے متعلق خان عبد القیوم خاں کا بیان

لاہور ۲۵ جنوری۔ صوبہ سرحد کے وزیر اعظم خان عبد القیوم خاں نے اسٹار کے نامہ نگار کو ایک خصوصی ملاقات میں بتایا کہ ان کی خواہش ہے کہ سرحد میں ۱۹۵۱ء تک عام انتخابات ہو جانے چاہئیں۔ اس وقت وزیر اعظم اس سوال کا جواب دے رہے تھے کہ آیا وہ اپنے اس اعلان پر قائم ہیں کہ صوبہ سرحد میں عام انتخابات عام کئے جائیں خواہ پاکستان کی دستور ساز اسمبلی ملک کے لئے قانون بنائے یا نہ بنائے۔

صوبہ سرحد کی مختلف تعمیری سکیموں کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا۔ بعض حلقوں میں یہ گمراہ کن خبر پھیلی ہوئی ہے کہ ہم نے وارسک کی سکیم کو ترک کر دیا ہے۔ یہ بات قطعی طور پر غلط ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہم نے محکمہ پی ڈبلیو ڈی میں ایک خاص ڈویژن مقرر کیا ہے جو بند بنانے کے کام کا جائزہ لے رہا ہے اور وہ اس علاقے کا بھی مطالعہ کر رہا ہے جس کی آب پاشی وارسک نہر سے کی جائے گی۔ اس اسکیم کو کراچی میں منظور کیا گیا تھا۔ سرحد کے عوام اس اسکیم پر جلد عملدرآمد کے بہت منتظر ہیں۔

فی الحال یہ اندازہ کیا گیا ہے کہ مغربی پنجاب کو بجلی فراہم کرنے کے علاوہ اس اسکیم سے ۶۵ ہزار ایکڑ زمین زیر کاشت آ سکتی ہے۔ نیز کوہاٹ کے ضلع میں کنوؤں سے فائدہ حاصل کرنے میں بھی بہت مدد ملے گی۔

وزیر اعظم نے انکشاف کیا کہ ایک کروڑ ۵۵ لاکھ کی درگائی اسکیم سے جس کی منظوری مرکزی حکومت نے دی ہے صوبے کو پندرہ ہزار کلو واٹ بجلی کی طاقت مل جائے گی۔ اور اس سے صوبے کی عام ترقی میں بہت امداد ملے گی۔ آخر میں وزیر اعظم نے اس بات پر اظہار اطمینان کیا کہ ان کے صوبے کی انتظامی مشینری اچھی طرح چل رہی ہے۔ چنانچہ فرمایا ہمارے ہاں ایک اینٹی کرپشن کمیٹی ہے۔ جس میں صوبہ سرحد کی حکومت کے تین سیکرٹری اور تین ممبران اسمبلی شامل ہیں۔ اس کمیٹی کے علاوہ ایک خاص تحقیقاتی افسر ہے جو محکموں کی تحقیقات کرتا ہے۔ ہمارے صوبے میں رشوت ستانی کے انسداد کے لئے اسٹاف ہر جگہ پھیلا ہوا ہے اور یہاں تک کہ معمولی سی برائی کو بھی حکومت کے نوٹس میں لایا جاتا ہے اور ضروری عملی قدم اٹھایا جاتا ہے۔

خان عبد القیوم خاں اور میاں جعفر شاہ منسٹر اسٹاف کے قریشی کے ہمراہ کل پشاور روانہ ہو گئے ہیں۔ (اسٹار)

درخواست دعا مکرم شیخ نور الحق صاحب سپرنٹنڈنٹ ایم۔ این سنڈیکیٹ کی والدہ محترمہ عرصہ سے بیمار ہے۔ احباب دعا کریں کہ صحت فرمائیں۔

منیر احمد ونیس

گورنر جنرل کا دورہ مشرقی پاکستان

کراچی ۲۵ جنوری۔ ریڈیو پاکستان ڈھاکہ سے مشرقی پاکستان کے دیگر حصوں میں رہنے والے لوگوں تک ہز ایکسیلنسی خواجہ ناظم الدین گورنر جنرل پاکستان کی پبلک سرگرمیوں کا حال پہنچانے کا خاص انتظام کیا گیا ہے۔ ہز ایکسیلنسی مشرقی پاکستان کے دارالحکومت میں ۲۹ جنوری ۱۹۴۹ء کی سہ پہر کو پہنچ رہے ہیں۔ تیج گاؤں کے ہوائی اڈے پر گورنر جنرل کی پبلک آمد اور استقبال کا لمحہ بہ لمحہ حال ہوائی جہاز گاہ سے تین زبانوں (بنگالی۔ اردو اور انگریزی) میں نشر کیا جائے گا۔ اسی روز شام کے چھ بجکر ۳۰ منٹ پر (ڈسٹرکٹ ٹائم) ہوائی بندرگاہ سے جائے قیام تک گورنر جنرل کے جلوس کا آنکھوں دیکھا حال نشر کیا جائے گا۔ جس میں شہر کے مختلف مناظر اور اس خاص موقع پر آرائش و زیبائش کا بیان بھی شامل ہوگا۔

گورنر جنرل مشرقی پاکستان کے دورہ کے سلسلے میں دیگر خاص نشریات میں مندرجہ ذیل بھی شامل ہیں۔

لندن کے چڑیا گھر کے جانوروں کی قیمتوں میں کمی

لندن ۲۵ جنوری۔ پچھلے سال میں لندن کے چڑیا گھر کے جانوروں کی قیمت میں ۳۰ ہزار پونڈ سے زیادہ کمی واقع ہو گئی ہے۔ پچھلے سال کے ابتداء میں ۳۱۲۹ جانوروں کی قیمت ۱۱۷۰۰۰ پونڈ تھی۔ لیکن اب ان کی قیمت صرف ۸۷۰۰۰ پونڈ رہ گئی ہے۔ (اسٹار)

جاپان سے تولیوں اور بنیانوں کی درآمد

کراچی ۲۵ جنوری۔ چیف کنٹرولر درآمد و برآمد حکومت پاکستان نے جاپان سے تولیے اور بنیان درآمد کرنے کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔

ایٹمی پلانٹ میں پراسرار دھماکہ

واشنگٹن ۲۵ جنوری۔ کل واشنگٹن میں ایک بہت ہی خفیہ ایٹمی طاقت کے پلانٹ میں زبردست دھماکا ہوا۔ جس کی وجہ سے دیواریں اور چھتیں وغیرہ سب زمین پر آ رہیں۔ پلانٹ کا تمام علاقہ کھنڈرات میں تبدیل ہو گیا ہے۔ صرف تین آدمیوں کے زخمی ہونے کی اطلاع ملی ہے۔ نیز ۱۳ اشخاص خارق عادت طریق پر زندہ بچ رہے۔ یہ دھماکا ایٹمی طاقت کے بعض تجربوں کے دوران میں صبح ساڑھے پانچ بجے اچانک سنائی دیا۔ بعض سائنسدان انگوٹھے لیبارٹری میں کام کر رہے ہیں۔ (اسٹار)

ہندوستانی کپڑے کی میں تخفیف

کوئٹہ ۲۵ جنوری۔ صوبائی خوراک اور سپلائی کے محکمے سے معلوم ہوا ہے۔ کہ حال ہی میں جو ۸۰۰۰۰ روپے کی مالیت کا کپڑا ہندوستان سے درآمد کیا گیا ہے۔ اس کی قیمتوں میں ۲۰ فی صدی تخفیف کر دی گئی ہے۔ (اسٹار)

شام و یونان میں معاہدہ

قاہرہ ۲۵ جنوری۔ اس بات کا امکان ہے کہ آئندہ ہفتہ شام اور یونان کے درمیان ہوابازی کے ایک معاہدہ پر دستخط ہو جائیں گے۔ (اسٹار)

وزیر خزانہ کی مراجعت

کراچی ۲۵ جنوری۔ وزیر خزانہ مسٹر غلام محمد کل مغربی پنجاب کے دورہ پر بذریعہ پاکستان میل دارالحکومت میں واپس پہنچ گئے ہیں۔ (اسٹار)

سرحد میں درخت اُگانے کے ہفتے کی تجویز

پشاور ۲۵ر جنوری۔ صوبہ سرحد کے وزیر تعلیمات مسٹر جعفر شاہ نے محکمہ تعلیمات کے ڈائرکٹر کو ایک میمورنڈم روانہ کیا ہے اور اس میں انہوں نے اس خواہش کا اظہار کیا ہے کہ تمام صوبے میں درختوں کے اُگانے کا ہفتہ منایا جائے۔

وزیر موصوف نے تجویز پیش کی ہے کہ ہر ایک طالب علم کو ضرور ایک درخت اُگانا چاہیئے اور اس درخت پر اس کا نام ہو۔ اور اس کی نگہداشت بھی اُگانے والا طالب علم کرے۔ جب تک کہ وہ اسکول میں تعلیم حاصل کرتا ہے (اسٹار)

جرائم کی سزا شریعت کے مطابق دینی چاہیئے

سندھ اسمبلی میں پیش ہونے والی قرار داد

کراچی ۲۵ر جنوری۔ سندھ اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں نئے قوانین کے نفاذ یا جرائم کے متعلق موجودہ قوانین میں ترمیم کرنے کی تجویز پر مشتمل قرار دادیں پیش کی جائینگی۔ تاکہ جرائم کی وہ سزا دی جا سکے جو شریعت نے مقرر کی ہے۔

ایک قرار داد مسٹر علی محمد ماری پیش کریں گے اس میں تحریر ہے کہ "یہ ایوان اپنی صوبائی حکومت سے یہ سفارش کرے۔ کہ وہ حکومت پاکستان کے سامنے نئے قوانین کے نفاذ یا موجودہ قوانین میں ترمیم کرنے کے لئے جلد ہی قدم اٹھانے کی تحریک پیش کرے تاکہ وہ قوانین شریعت کے قوانین کے مطابق ہو جائیں خصوصاً جرائم کی جو سزا شریعت نے مقرر کی ہے۔ اس پر عمل درآمد ہونے لگے۔ مثلاً چوری کے جرم میں مجرم کے جسم سے ایک ہاتھ کاٹ دیا جائے۔"

سندھ کے ایک سابق وزیر اعظم میر بندے علی خاں تالپور بھی اسی قسم کی ایک قرار داد پیش کریں گے ان دونوں قرار دادوں میں صرف یہ فرق ہوگا کہ جبکہ مسٹر غازی کے مطالبہ کی بنیاد "اسلامی حکومت میں اسلامی قوانین رائج ہونے چاہئیں" ہے مسٹر تالپور ان تبدیلیوں کے سندھ میں ڈاکہ زنی اور لوٹ مار کی روزانہ کی وارداتوں کو روکنے کے واحد علاج کے طور پر خواہاں ہیں (اسٹار)

واہ کیمپ میں ۳۰ ہزار کشمیری مہاجرین

لاہور ۲۵ر جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ کشمیری مہاجرین کے واہ کیمپ میں اسوقت مہاجرین کی تعداد ۳۰ ہزار تک پہنچ چکی ہے یہ لوگ کشمیر کے ہندوستانی مقبوضہ علاقوں سے ہجرت کر کے آئے ہیں۔

انڈونیشین نمائندوں کی طرف ایشیائی کانفرنس پر اظہار اطمینان

نئی دہلی ۲۵ر جنوری۔ کل یہاں ایک مشترکہ بیان میں جمہوریہ انڈونیشیا کے دہلی میں موجودہ نمائندوں نے انڈونیشیا کے متعلق کانفرنس کے نتائج پر اطمینان کا اظہار کیا۔

بیان میں کہا گیا ہے آخری اجلاس میں جو قرار داد منظور کی گئی ہے۔ اس میں انڈونیشیا کے نقطہ نظر کی حمایت کی گئی ہے۔ اور اس میں یہ بات رکھی گئی ہے کہ اس قسم کے حالات پیدا کئے جائیں۔ جن کے باعث جمہوری حکومت آزادی کے ساتھ کام کر سکے۔

"ہمیں کانفرنس کے صدر پنڈت جواہر لعل نہرو کی اس بات سے بھی خوشی حاصل ہوئی ہے کہ اگرچہ کانفرنس نے فی الحال اپنا کام ختم کر لیا ہے لیکن یہ کانفرنس ابتدا کرنے کا ایک ذریعہ ہے ہمیں معلوم ہوا ہے کہ اس نظریے کی حمایت کانفرنس میں شرکت کرنے والے تمام وفود نے کی ہے جہاں تک ان قرار دادوں کا تعلق ہے۔ جن میں کہا گیا ہے کہ ایک دوسرے سے رابطہ قائم رکھا جائے۔ تاکہ ایک دوسرے کے اشتراک عمل اور مشورے کو اقوام متحدہ کے چارٹر کی حدود میں عملی جامہ پہنایا جا سکے۔ یہ حقیقت ہے کہ جو فیصلے اس کانفرنس میں کئے گئے ہیں۔ وہ انسانی نسل کے آدھے باشندوں کے خیالات کی ترجمانی کرتے ہیں۔ اور اس کا دنیا پر لازمی اثر ہوگا۔ اسلئے ان فیصلوں کا بین الاقوامی کونسل پر بھی یقیناً" کافی پڑے گا (اسٹار)

کھانڈ اور میدہ کی قیمتیں

لاہور ۲۵ر جنوری۔ راشننگ کنٹرولر لاہور نے برازیل سے آئی ہوئی کھانڈ اور میدہ کی تھوک اور پرچون کی قیمتوں کو راشننگ والے رقبہ میں مقرر کر دیا ہے۔ قیمتوں کی شرح حسب ذیل ہے:۔

	تھوک (روپے۔ آنے۔ پائی)	پرچون
برازیل کی کھانڈ کی قیمت فی من	۲۰ — ۹ — ۹	۲۱ — ۳ — ۹
میدہ فی من	۲۲ — ۱۱ — ۰	۲۳ — ۶ — ۰

کوئی سٹاکسٹ خواہ وہ تھوک فروش ہو یا خوردہ فروش اگر سٹاک فروخت کرنے سے انکاری ہو یا اسے روکے رکھے تو وہ راشننگ احکام کے تحت سزا کا مستوجب ہوگا۔

لاہور ۲۵ر جنوری حکومت مغربی پنجاب نے موٹر گاڑیوں اور موٹر سائیکلوں کی بیٹریوں کی تقسیم و فروخت پر سے کنٹرول کو فی الفور اٹھا لیا ہے۔ قیمتوں کا تعین موٹروں کے فالتو پرزوں کے کنٹرول آرڈر مجریہ ۱۹۴۴ء کے احکام کے تحت جاری رہیگا۔

مارشل چیانگ کائی شک کو قوی امید ہے کہ وہ دوبارہ

اپنی قوم کی رہنمائی کریں گے

لندن ۲۵ر جنوری۔ شنگھائی سے آمدہ ایک اطلاع مظہر ہے کہ اگرچہ مارشل چیانگ کائی شک صدارت سے مستعفی ہو کر چین کی سیاسیات سے بالکل علیحدہ ہو گئے ہیں لیکن انہیں تاحال قوی امید ہے کہ وہ کسی جزیرے یا اور کسی محفوظ مقام میں بیٹھ کر اپنی قوم کی رہنمائی کر سکیں گے اور اس طرح نہایت مؤثر طریق پر چینی سیاسیات میں حصہ لینے کے قابل ہو جائینگے

چین کی موجودہ حکومت اس وقت نہایت مایوس کن صورت حال سے دوچار ہے نہ صرف یہ کہ ملک میں عام بغاوت پھیل جانے کا اندیشہ ہے بلکہ قحط سالی اور وبائی امراض کے پھوٹ پڑنے کے امکانات بھی دن بدن بڑھتے جا رہے ہیں۔ مارشل چیانگ کائی شک کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے دارالحکومت کو خیر باد کہنے سے قبل اتنی احتیاط ضرور برت لی تھی کہ اپنی موجودگی میں تمام سونا اور خزانے کا بیشتر حصہ بحری جہازوں کے ذریعے محفوظ مقامات پر بھجوا دیا تھا۔ اگرچہ چین کی افواج میں اپنے آقا کے ساتھ وفاداری کا شدید احساس پایا جاتا ہے۔ لیکن امر مشتبہ ہے کہ وہ نائب صدر لائی سونگ جین کے سامنے سر اطاعت جھکاتے ہوئے ان کے ساتھ بھی اسی عقیدت کا اظہار کریں گے جو انہیں مارشل چیانگ کے ساتھ تھی۔ دو ڈویژن جو اسوقت نانکنگ کے مغرب میں برسر پیکار ہیں خیال ہے علم بغاوت بلند کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اس بات کے بھی امکانات پائے جاتے ہیں کہ گفتگو سے معاملات پُر سکون فضا میں شروع ہو کر کسی نتیجے پر پہنچ جائے لیکن وسیع پیمانے پر فسادات پھیل جانے کے خطرہ کو بھی کسی طرح نظر انداز نہیں کیا جا سکتا (اسٹار)

بہاولپور میں ذمہ وار حکومت

بہاولپور ۲۵ر جنوری۔ والی بہاولپور اور ریاست کے وزیر اعظم کرنل ڈرنچ کل کراچی سے یہاں تشریف لائے ہیں۔ یقین کیا جاتا ہے انہوں نے مرکزی حکومت میں قیام کے دوران ریاستوں کی وزارت کے ساتھ ذمہ دار حکومت قائم کرنے کے متعلق اہم مذاکرات کئے۔

یاد رہے کہ بعض سیاسی جماعتیں جن میں مسلم لیگ بھی شامل ہے۔ ایک عرصہ سے ریاست میں ذمہ دار حکومت کا مطالبہ کر رہی تھیں۔ پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر لیاقت علیخاں نے چاہ لیمان کے سالانہ اجلاس میں حکومت کی طرف سے ریاستی عوام کی خواہشات پر ہمدردی کا اظہار کیا تھا۔ (اسٹار)

بہار میں سرخ کی جگہ سفید رنگ

پٹنہ ۲۵ر جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ آئندہ سے بہار سیکرٹریٹ میں فائلیں سرخ فیتہ کے بجائے سفید فیتہ سے باندھی جائینگی بیان کیا جاتا ہے کہ یہ تبدیلی سرخ فیتہ کے استعمال یا نہ رنگ کی وجہ سے کی گئی ہے۔ (اسٹار)

مغربی پنجاب اسمبلی کو توڑ دیا گیا

آج گورنمنٹ ہاؤس سے مندرجہ ذیل اعلان جاری کیا گیا گورنر جنرل پاکستان نے مغربی پنجاب کے نظم و نسق کی صورت حالات کا تشویش سے مطالعہ کیا جس کے متعلق وہ مکمل طور پر باخبر تھے اور اب انہیں اطمینان ہو گیا ہے۔ کہ ایک ایسا مرحلہ آ پہنچا ہے کہ ان کی مداخلت از بس ضروری ہے انہیں اس بات کا پورا پورا احساس ہے کہ مغربی پنجاب میں عوامی زندگی۔ رشوت کی فراوانی سے بالکل بے حس ہو چکی ہے سازشوں کی بدولت ملازمتوں کا ضبط و نظم تباہ ہو چکا ہے۔ حکومت چند افراد کی بھلائی کے لئے قائم ہے عوام کی ضروریات اور احساس کا ذرا بھی احساس نہیں کیا جاتا اور نہ ہی اس طرف توجہ مبذول کی جاتی ہے۔ اس صورت حالات کی کئی وجوہات بتائی جاتی ہیں۔ لیکن گورنر جنرل کے خیال میں یہ تمام قصور ان ارکان اسمبلی کا ہے جو بعض دیگر حالات میں منتخب ہوئے تھے اور اپنے فرائض اور ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے میں ناکام رہے جو آزادی کے بعد ان کے کندھوں پر آ پڑی تھیں

گورنر جنرل پاکستان نے فیصلہ کیا ہے کہ قانون دستور سازی کی دفعہ ۹۲ الف کے ماتحت انہیں جو اختیارات حاصل ہیں۔ گورنر کو اس امر کی ہدایت کریں کہ وہ صوبہ مغربی پنجاب میں ان کی طرف سے نظم و نسق کا انتظام سنبھالیں۔

گورنر جنرل نے گورنر صوبہ کو یہ ہدایت بھی کی ہے کہ وہ اسمبلی کو توڑ دیں اور عام انتخابات کا حکم دیں دفعہ ۹۲ الف کے ماتحت اعلان اس وقت تک نافذ العمل رہے گا۔ جب تک نئے انتخابات نہیں ہو جاتے اور گورنر کے لئے یہ بھی ممکن نہیں ہو جاتا کہ وہ نئے انتخابات کے بعد دستوری ضابطہ کے مطابق وزیروں کا تقرر عمل میں لائیں جنہیں اسمبلی کا اعتماد حاصل ہو

گورنر جنرل نے یہ قدم نہایت افسوس کے ساتھ اٹھایا ہے۔ انہوں نے یہ قدم صرف اسلئے اٹھایا ہے۔ کیونکہ وہ مغربی پنجاب کی عوام زندگی کو آلائشوں سے پاک کرنا چاہتے تھے۔ انہیں یہ توقع ہے کہ اختلافات اور پارٹی بازی کو بھلا دیا جائیگا اور اب ہر ایک اس امر کی کوشش کرے گا۔ کہ صرف ایسے ہی افراد اسمبلی کے ارکان منتخب ہوں جن کے خلوص اور دیانتداری پر کسی کو شک نہ ہو انہوں نے گورنر کو یہ ہدایت کر دی ہے کہ وہ اس امر کا خیال رکھیں گے کہ انتخابات بالکل ہی آزادانہ انداز میں منعقد ہوں۔ اور کسی بھی امیدوار کے خلاف کوئی سرکاری اثر نہ ڈالا جائے ان انتخابات پر مغربی پنجاب ہی نہیں بلکہ پاکستان کی جمہوریت کا انحصار ہے۔ گورنر جنرل کو یقین ہے۔ کہ مغربی پنجاب کے عوام آزادانہ طور پر اپنا فرض سر انجام دیں گے اور کسی ایسے امیدوار کو منتخب نہ کریں گے جو ان کے نزدیک کسی دوسرے مقصد کے لئے منتخب ہونا چاہتا ہو بلکہ صرف ایسے ہی منتخب کریں گے جو قوم اور ملک کی خدمت کرنا چاہتے ہوں۔